ہے کہ اُن کو ملک کی خلافت (سلطنت) ضرور عطا کرے گا جیسے کہ اُن لوگوں کو عطا کی تھی جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں' اور جس دین کو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے اس کو ان کے لئے جمع کرے گا اور خوف و خطر جو اُن کو لاحق ہے اس کے بعد ان کو اس کے بدلے میں امن دے گا۔"

﴿ ... اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ○ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ○ ﴾ (الانبیاء : ۱۰۵'۱۰۶)

"... زمین کی (سلطنت) کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔ اس میں بے شک عابدین کو (بشارت کا) پہنچا دینا ہے"۔

﴿ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ ﴾ (الحج : ۴۱)

"یہ لوگ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور لوگوں کو اچھے کاموں کے لئے کہیں گے اور برے کاموں سے منع کریں گے۔"

﴿ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ؕ ﴾

(الاحزاب : ۲۷

"اور اُن کی زمین اور اُن کے گھروں اور اُن کے مالوں کا اور نیز اس زمین (خیبر) کا جس میں تم نے قدم نہیں رکھا تھا' تم ہی کو مالک بنا دیا"۔

﴿ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ ﴾

(آل عمران : ۱۲)

"اے پیغمبر! کفار سے کہہ دو کہ تم مغلوب ہو گے اور قیامت میں جہنم کی طرف ہانکے جاؤ گے۔"

﴿ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ ﴾

(آل عمران : ۱۳۹)

"نہ ہمت ہارو اور نہ آزردہ خاطر ہو' اگر تم سچے مسلمان ہو تو (آخر کار) تمہارا ہی بول بالا ہے"۔

﴿ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ .... ﴾ (المنافقون : ۸)

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

"اور عزت اللہ اور اس کے رسول اور مؤمنین ہی کے لئے ہے...."

﴿ فَلَا تَهِنُوْا وَ تَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ ﴾

(محمد : ۳۵)

"(مسلمانو!) تم نہ بودے بنو اور نہ دشمنوں کو (عاجز ہو کر) صلح کی طرف بلاؤ، اور آخر کار تم ہی غالب رہو گے، اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے..."

﴿ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ﴾

(المجادلة : ۲۲)

"یہ خدائی گروہ ہے۔ خدائی گروہ ہی (آخر کار) کامیاب رہے گا"۔

﴿ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ ﴾ (المائدة : ۵۶)

© rasailojaraid.c

"اور جو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کا دوست ہو کر رہے گا تو (وہ اللہ والا ہے اور) اللہ والوں کا ہی بول بالا ہے"۔

﴿ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ ﴾

(المجادلة : ۲۱)

"اللہ لکھ چکا ہے کہ ہم اور ہمارے پیغمبر ضرور غالب ہو کر رہیں گے بے شک اللہ زور آور اور زبردست ہے"۔

﴿ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ (الروم : ۴۷)

"اور ایمان والوں کو مدد دینا ہم پر لازم ہے"۔

﴿ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ ﴾ (الصّٰفّٰت : ۱۷۳)

"اور ہمارا لشکر (اسلام) ہی ضرور غالب ہو کر رہے گا۔"

﴿ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ ﴾ (الحج : ۴۰)

"اور جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اُس کی مدد کرے گا۔"

﴿ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ ﴾ (آل عمران : ۱۲۳)

"بدر میں اللہ نے تمہاری مدد کی تھی، حالانکہ (اُس وقت دشمن کے مقابلہ میں) تمہاری کچھ بھی حقیقت نہ تھی"۔

© rasailojaraid.c

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴾

(محمد : ۷)

"مسلمانو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور دشمنوں کے مقابلے میں تمہارے قدم جمائے گا"۔

﴿ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴾ (المؤمن : ۵۱)

"ہم دُنیا کی زندگی میں بھی اپنے پیغمبروں اور ایمان والوں کی مدد کرتے ہیں اور اس دن بھی مدد کریں گے جب کہ گواہ کھڑے ہوں گے"۔

﴿ وَاذْكُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴾ (الانفال : ۲۶)

© rasailojaraid.com

"اور وہ وقت یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے اور کمزور سمجھے جاتے تھے اور اس بات سے ڈرتے تھے کہ لوگ تم کو پکڑ کر اڑانہ لے جائیں' پھر اللہ نے تم کو جگہ دی اور اپنی مدد سے تمہاری تائید کی اور اچھی اچھی چیزیں تمہیں کھانے کو دیں۔ (یہ سب احسانات ہیں) اس لئے کہ تم شکر کرو"۔

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ﴾ (المائدة : ۱۱)

"مسلمانو! اللہ نے جو تم پر احسان کئے ہیں ان کو یاد کرو کہ جب کچھ لوگوں نے تم پر دست درازی کا قصد کیا تو اللہ نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا"۔

﴿ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ... ﴾ (آل عمران : ۱۶۰)

"اگر اللہ تمہاری مدد کرے گا تو پھر کوئی تم پر غالب نہ آسکے گا"۔

﴿ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ ... ﴾

(آل عمران : ۱۵۱)

"ہم عنقریب تمہاری ہیبت کافروں کے دلوں میں بٹھا کر رہیں گے' کیونکہ انہوں نے اللہ کے ساتھ شرک کیا ہے....."

© rasailojaraid.com

﴿ فَإِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْا اَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴾ (الانفال : ٦٦)

"تو اگر تم میں سے ثابت قدم رہنے والے سو (۱۰۰) ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب رہیں گے' اور اگر تم میں سے (ایسے) ایک ہزار ہوں گے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اور اللہ ایسے لوگوں کا ساتھی ہے جو صبر کرتے ہیں"۔

﴿ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً ... ﴾

(البقرۃ : ۲۰۱)

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں دُنیا میں خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے"۔

﴿ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۗ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴾ (النحل : ۳۰)

© rasailojaraid.c

"جن لوگوں نے بھلائی کی ان کے لئے اس دُنیا میں (بھی) بھلائی ہے اور ان کا آخری ٹھکانا تو (اس سے) کہیں بہتر ہے"۔

﴿ فَاٰتٰهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ (آل عمران : ۱۴۸)

"تو اللہ نے ان کو دُنیا میں بدلہ دے دیا اور آخرت میں بھی اچھا بدلہ دیا۔ اور اللہ خلوصِ دل سے کام کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے"۔

﴿ هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ... ﴾ (الصف : ۹)

"وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے اپنے رسول ؐ کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اس کو پورے دین (نظام) پر غالب رکھے"۔

﴿ فَقَدْ اٰتَيْنَا اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴾

(النساء : ۵۴)

"سو خاندانِ ابراہیم علیہ السلام کے لوگوں کو ہم نے کتاب اور علم دیا اور ان کو بڑی بھاری سلطنت بھی دی"۔

© rasailojaraid.c

﴿ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا وَّاٰتٰكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○ ﴾ (المائدة : ۲۰)

"اور ایک واقعہ یہ بھی یاد دلاؤ جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: بھائیو! اللہ نے جو تم پر احسانات کئے ہیں ان کو یاد کرو کہ اس نے تم میں بہت سے پیغمبر بنائے اور تم کو بادشاہ بھی بنایا اور تم کو وہ وہ نعمتیں دیں جو دُنیا جہان کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دیں"۔

﴿ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ○ ﴾ (الصّف : ۱۴)

"چنانچہ بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ تو ایمان لایا اور ایک گروہ کافر رہا۔ تو جو لوگ ایمان لائے ہم نے ان کے دشمنوں کے مقابلے میں ان کی تائید کی۔ اور آخر کار وہی غالب رہے"۔

﴿ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ○ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ○ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ○ ﴾ (الصّٰفّٰت : ۱۱۶)

"اور ہم نے موسیٰ وہارون پر بھی احسانات کئے۔ اور آخر کار دونوں (بھائیوں) کو اور اُن کی قوم کو بڑی مصیبت (یعنی فرعون کی غلامی) سے نجات دی اور (فرعون کے مقابلے میں) ان کی مدد کی۔ تو آخر کار یہی لوگ غالب رہے"۔

﴿ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ○ ﴾ (الانعام : ۶)

"کیا اِن لوگوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی امتوں کو ہلاک کر مارا جن کی ہم نے ملک میں ایسی مضبوط جڑ باندھ دی تھی کہ (اے منکرو!) ابھی تک تمہاری بھی ایسی جڑ نہیں باندھی اور (ہم نے پانی کی) اس قدر افراط کی کہ (اوپر سے تو) ان پر موسلا دھار مینہ برسایا اور نیچے سے نہریں رواں کر دیں'

© rasailojaraid.

پھر ہم نے ان کے گناہوں کی سزا میں ان کو ہلاک کر دیا اور ان کے ہلاک ہونے کے بعد اور امتیں نکال کھڑی کیں"۔

﴿ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ ﴾

(الاعراف : ۹۶)

"اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کا طریقہ اختیار کرتے تو ہم آسمان اور زمین کی برکتوں کے دروازے ان پر کھول دیتے، مگر ان لوگوں نے (ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا تو ان کے کرتوتوں کی سزا میں جو وہ کرتے تھے، ہم نے ان کو عذاب میں دھر پکڑا"۔

﴿ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ ﴾ (الاعراف : ۱۰)

"اور اے بنی آدم! ہم نے تم کو زمین میں (رہنے اور اس میں تصرف کرنے کے لئے) جگہ دی اور اسی میں تمہارے لئے زندگی کے سامان مہیا کئے ہیں، سو تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو"۔

﴿ ... وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ ... ﴾ (بنی اسرائیل : ٦)

"اور مال سے اور بیٹوں سے ہم نے تمہاری مدد کی"۔

﴿ وَيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴾

(نوح : ۱۲)

"اور وہ مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغ لگائے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کرے گا"۔

ان آیتوں میں ارشاد ہوا ہے کہ خدا مؤمنین کا ناصر و یاور ہے۔ اور مؤمن ہونے کی ایک علامت یہ ہے کہ انتہائی دُنیاوی ترقی اور غلبہ ان کو حاصل ہو۔

اب وہ آیتیں درج ہوتی ہیں جن میں یہ ارشاد ہے کہ قومی ذلت و محتاجی و مسکنت خدا کے غضب و ناراضی کی علامت ہے :

﴿ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ

© rasailojaraid.co

بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ﴾

(البقرۃ : ۶۱)

" اور ان پر محتاجی اور ذلت تھوپ دی گئی اور خدا کے غضب میں آ گئے' یہ اس لئے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کیا کرتے تھے"۔

﴿ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰى اَشَدِّ الْعَذَابِ ﴾ (البقرۃ : ۸۵)

" تو کیا تم کتابِ الٰہی کی بعض کتابوں کو مانتے ہو اور بعض کو نہیں مانتے؟ پس جو لوگ تم میں سے ایسا کریں اس کے سوا اُن کا اور کیا بدلہ ہو سکتا ہے کہ دُنیا کی زندگی میں ان کو ذلت اور رسوائی ہو اور آخر کار قیامت کے دن بڑے سخت عذاب کی طرف لوٹا دیئے جائیں"۔

﴿ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ﴾

(البقرۃ : ۱۱۴)

" ان کیلئے دُنیا میں بھی رسوائی ہے اور ان کیلئے آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے"۔

﴿ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ ﴾

(آل عمران : ۱۱۲)

" جہاں دیکھو ذلت ان کے سر پر سوار ہے' کہیں اللہ کے ذمہ یا انسانوں کے ذمہ میں پناہ مل گئی تو یہ اور بات ہے' اور وہ خدا کے غضب میں گرفتار ہیں' اور محتاجی ہے کہ الگ ان کے پیچھے پڑی ہے۔ یہ اس کی سزا ہے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور اس کے علاوہ پیغمبروں کو بھی ناحق قتل کیا کرتے تھے"۔

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ۝ ﴾ (الاعراف : ۱۵۲)

© rasailojaraid.c
© rasailojaraid.c

"جو لوگ بچھڑے کو (پرستش کے لئے) لے بیٹھے عنقریب اُن پر اُن کے پروردگار کا غضب نازل ہو گا اور دُنیا کی زندگی میں ذلت (اس کے علاوہ)۔ اور جھوٹ بہتان باندھنے والوں کو ہم اسی طرح سزا دیتے ہیں"۔

﴿ اِلَّا قَوْمَ یُوْنُسَ ۭ لَمَّا اٰمَنُوْا کَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ مَتَّعْنٰهُمْ اِلٰی حِیْنٍ ○ ﴾ (یونس : ۹۸)

"مگر یونس کی قوم کے لوگ جب ایمان لے آئے تو ہم نے دُنیا کی (اس) زندگی میں ان سے رسوائی کے عذاب کو دفع کر دیا اور ان کو ایک خاص وقت تک رسایا بسایا"۔

﴿ لَهُمْ عَذَابٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ ﴾

(الرعد : ۳۴)

"ان لوگوں کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے' اور آخرت کا عذاب (جو انہیں ہو گا وہ) اور زیادہ سخت ہے"۔

﴿ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْیَةً کَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً یَّاْتِیْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ کُلِّ مَکَانٍ فَکَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ○ ﴾ (النحل : ۱۱۲)

"اور اللہ ایک گاؤں کی مثال بیان فرماتا ہے کہ وہاں کے لوگ (ہر طرح) امن اور اطمینان کے ساتھ تھے' ہر طرف سے بافراغت ان کا رزق ان کے پاس چلا آتا تھا' پھر انھوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اُن کے کرتوتوں کے بدلے میں اللہ نے ان کو مزہ بھی چکھا دیا کہ بھوک اور خوف کو ان کا اوڑھنا اور بچھونا بنا دیا"۔

﴿ لَهٗ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّنُذِیْقُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِیْقِ ○ ﴾

(الحج : ۹)

"ایسے کی سزا دُنیا میں بھی رسوائی ہے اور قیامت کے دن بھی ہم اس کو دوزخ کا مزہ چکھائیں گے"۔

﴿ لَقَدْ کَانَ لِسَبَاٍ فِیْ مَسْکَنِهِمْ اٰیَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّشِمَالٍ ۭ کُلُوْا

© rasailojaraid

مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ○ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ سَیْلَ الْعَرِمِ . . . ﴾

"سبا (کے لوگوں) کے لئے ان کے (اپنے ہی) گھروں میں (اللہ کی قدرت کی) ایک بڑی نشانی موجود تھی۔ (سرزمین کیا تھی کہ بیچ میں سے گزر جانے والے کے لئے) داہنے ہاتھ اور بائیں ہاتھ دو باغ تھے۔ (ہم نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ) اپنے پروردگار کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو (دُنیا میں رہنے کو ایسا) عمدہ شہر اور (آخرت میں گناہ) بخشنے والا پروردگار۔ اس پر بھی انہوں نے (ہمارے حکم کی) کچھ پرواہ نہ کی تو ہم نے (بھی بند توڑ کر) ان پر بڑے زور کا سیلاب بھیج دیا..."

﴿ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ○ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْیَ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ﴾

© rasailojaraid

(الزمر : ۲۵٬۲۶)

"جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا' تو اُن کو عذابِ الٰہی نے ایسی طرف سے آلیا کہ انہیں اس کی کچھ خبر بھی نہ تھی۔ تو (ان کو) اسی دُنیا کی زندگی میں اللہ نے (ذلت اور) رسوائی کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب تو (اس سے) کہیں بڑھ کر رہے"۔

ان آیتوں کا خلاصہ یہی ہے کہ اصلی مؤمن ہونے کی علامت یہ بھی ہے کہ وہ پورے غالب ہوں' صاحب طاقت ہوں' صاحب ثروت ہوں' اور اللہ تعالیٰ ان کا ناصرو مددگار ہو۔ اور جس قوم کا ناصرو مددگار اللہ تعالیٰ ہو وہ ہمیشہ غالب رہے گی' کبھی ذلیل نہ ہوگی۔

مسلمانوں کے دُنیاوی طبقے نے عموماً بدقسمتی سے یہ سمجھ رکھا ہے کہ مسلمانوں کی "رُوحانی ترقی" سے ہمیں کوئی واسطہ نہیں' ہم کو مسلمانوں کی "دُنیاوی ترقی" کی فکر چاہئے۔ لیکن جس طرح مسلمانوں کی "رُوحانی ترقی" کی تکمیل اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک وہ دُنیاوی ترقی نہ کریں اسی طرح مسلمان دُنیاوی ترقی نہیں کر سکتے جب تک وہ مذہبی نہ بنیں۔

© rasailojaraid

دنیا میں کوئی قوم مضبوط اور قوی نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس کے افراد میں ایثار اور قربانی نہ ہو اور وہ اپنے ذاتی مقاصد کو قومی اور ملکی کاموں کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ قوموں کو مضبوط اور زبردست بنانے میں سب سے زیادہ اہم حصہ ان کے افراد کی قربانی اور ایثار کا ہوتا ہے جس کے بغیر علم اور دولت وغیرہ بھی زیادہ مفید نہیں ہوتے۔ کام کرنے والوں میں یہ قربانی اور ایثار کے جذبات مذہب اور حب وطن کے جذبات سے پیدا ہو سکتے ہیں' جیسا کہ پیشتر بیان ہو چکا ہے کہ مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد مذہب پر ہے' کسی ملک پر نہیں۔ اس لئے اُن کو اگر کوئی جذبہ پورے ایثار اور قربانی کے لئے آمادہ کر سکتا ہے تو وہ فقط مذہب کا جذبہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ واقعات شاہد ہیں کہ مسلمان مذہب کے لئے ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور دوسری چیزوں کے لئے وہ ایثار اور قربانی کے لئے پوری طرح تیار نہیں ہوتے۔

چونکہ ہمارے دنیاوی طبقے کے بڑے حصے نے اپنا عمل اس رنگ میں رکھا کہ ہم سے اور مذہب سے کوئی گہرا تعلق نہیں ہے' اس لئے نہ تو خود وہ پورا ایثار کر سکے اور نہ عام مسلمان ان کے کاموں میں پوری قوت کے ساتھ شریک ہو سکے۔ مستثنیات ہر قاعدے میں ہو سکتے ہیں۔

اور اس وجہ سے مسلمان دوسری اقوام کے مثل "دنیاوی ترقی" بھی نہیں کر سکے' اور نہ کر سکتے ہیں۔ تھوڑا سا روپیہ جمع کرنے یا چند آدمیوں کے انگریزی پڑھ جانے سے ہی قوم مضبوط اور قوی نہیں ہو سکتی۔ قوم کو مضبوط اور طاقتور کرنے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے ان میں سب سے زیادہ اہم ایثار اور قربانی ہے جس کے بغیر قوم مردہ اور بے جان رہتی ہے۔ یہ بات اس مثال سے زیادہ واضح ہو جائے گی۔ فرض کیجئے کہ ایک شخص مال دار بھی ہے اور یورپ کا سند یافتہ بھی ہے' لیکن وہ اپنی قوم کے لئے ایثار اور قربانی کے لئے تیار نہیں ہے اور قومی کام نہیں کرتا' بلکہ صرف اپنا ذاتی نفع چاہتا ہے' دوسرا شخص مال دار بھی نہیں ہے اور یورپ کا سند یافتہ بھی نہیں (یورپ کا سند یافتہ اس لئے بیان کیا گیا کہ آج کل تعلیم کا بہترین معیار غلطی سے فقط یہی سمجھا جاتا ہے) لیکن وہ اپنی قوم کے لئے ایثار اور قربانی کرتا ہے اور قوم کی خدمت میں منہمک ہے' تو صاف ظاہر ہے کہ قوم کے لئے دوسرا شخص زیادہ مفید ہے۔ ہم جب اپنی قومی تحریکوں پر نظر ڈالیں گے تو

© rasailojaraid

صاف طور سے نظر آئے گا کہ ان کی تہہ میں ایسے حضرات ہیں جو قوم کے لئے ایثار اور قربانی پر تیار تھے اور جنہوں نے اپنے ذاتی کاموں اور منافع کو نظرانداز کر کے ہمارے قومی کاموں میں اپنی قوتیں صرف کی ہیں۔ اور نہ تو وہ بڑے دولت مند تھے اور نہ یورپ کے سند یافتہ، بلکہ محض مخلص مسلمان تھے۔ اگر علم و دولت کے ساتھ قربانی بھی مل جائے تو سبحان اللہ۔ غرض ہمارا ایک حصّہ "روحانی ترقی" چاہتا ہے، "دنیاوی ترقی" نہیں چاہتا دوسرا "دنیاوی ترقی" چاہتا ہے "روحانی ترقی" نہیں چاہتا۔ اور اس طرح ہم مذہب کے بعض حصّے کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے۔ اس کا نتیجہ خود خدائے تعالیٰ نے قرآن مجید میں بتلا دیا ہے۔ فرمایا:

﴿ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ﴾ (البقرۃ : ۸۵)

"تو کیا تم کتابِ الٰہی کی بعض باتوں کو مانتے ہو اور بعض کو نہیں مانتے، تو جو لوگ تم میں سے ایسا کریں اس کے سوا اُن کا کیا بدلہ ہو سکتا ہے کہ دنیا کی زندگی میں ان کی ذلت اور رسوائی ہو اور آخر کار قیامت کے دن بڑے سخت عذاب کی طرف لوٹا دیئے جائیں"۔

ہماری موجودہ ذلت اور پستی کا بڑا سبب تعلیمِ قرآن مجید کے خلاف دین و دنیا کی یہی علیحدگی ہے جس کی وجہ سے نہ تو ہم روحانی ترقی کر سکتے ہیں اور نہ مادی۔ اگر ہمارا روحانی طبقہ یہ سمجھے کہ قرآن کا یہ حکم ہے کہ مسلمان پوری دنیاوی طاقت حاصل کریں، تو وہ اپنے اوقات مسلمانوں کو دنیا میں مضبوط اور قوی بنانے میں صرف کریں جیسا کہ قرونِ اولیٰ کے بہترین مسلمانوں نے کیا تھا، اور جس کی وجہ سے مسلمانوں کی ترقی کا آفتاب نصف النہار پر پہنچ گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اگر ہمارا دنیاوی طبقہ یہ خیال کرے کہ دوسرے مسلمانوں کی طرح مذہب سے ہمارا بھی پورا تعلق ہے، اور وہ مذہبی بن جائے تو پھر اس صحیح مذہبی جذبے سے ان میں اس قسم کا ایثار اور قربانی پیدا ہو جو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں میں پیدا ہوا تھا جس کی جھلک بعض مذہبی مسلمانوں میں نظر آتی ہے جو مذہب کے لئے ہر چیز نثار کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ رہتے ہیں۔ جب ان میں یہ ایثار و قربانی کے جذبات پیدا ہو جائیں گے تو

© rasailojaraid
© rasailojaraid
© rasailojaraid

پھر ان کے تمام قومی ترقی کے کام جن کی تاکید خود قرآن مجید کرتا ہے، سرسبز و جاندار ہو جائیں گے اور وہ قوم میں حقیقی زندگی اور قوت کی روح پھونک سکیں گے جس کے بغیر ہمارا سارا قومی نظام درہم برہم ہو رہا ہے اور ہماری تحریکیں موت کے جراثیم اپنے ساتھ لے کر پیدا ہوتی ہیں۔ جو لوگ مسلمانوں کی دنیاوی ترقی چاہتے ہیں، وہ مذہب کی طرف اس وجہ سے بھی مائل نہیں ہوتے کہ بعض مذہبی لوگوں نے جو غلطی سے یہ باتیں شائع کر رکھی ہیں کہ مسلمانوں کو دنیاوی ترقی نہیں کرنی چاہئے، مسلمانوں کو دنیا سے کچھ واسطہ نہ رکھنا چاہئے۔ دنیاوی ترقی تو کفار کا حصہ ہے۔ جس وقت ان خیالات کی قطعی تردید ہو جائے گی اور قرآن کی تعلیم اپنے اصلی رنگ میں پیش ہو گی تو مسلمانوں کی دنیاوی ترقی چاہنے والا طبقہ بھی بہت جلد مذہبی بن جائے گا، کیونکہ قرآن کی تعلیم کا خلاصہ ہے انتہائی دنیاوی ترقی اور انتہائی روحانی ترقی ہے۔ چنانچہ بہترین صحابہ انتہائی روحانی ترقی کے ساتھ دنیاوی بادشاہ فاتح، گورنر، مالدار اور تاجر بھی تھے۔ مسلمانوں کے دینی اور دنیوی تنزل کا پورا علاج یہی ہے کہ مسلمانوں کے دونوں طبقوں کو اپنے اپنے فرائض کا پورا احساس ہو اور وہ قرآن مجید کی صحیح تعلیم پر عمل کریں اور دین و دنیا کو علیحدہ نہ کریں۔ چونکہ قرآن مجید کی تعلیم کو پس پشت ڈالنے اور اس سے صحیح طریقہ سے استفادہ نہ کرنے کی وجہ سے موجودہ تباہی نازل ہوئی ہے۔ اس لئے ہم کو اس بارے میں احتیاط سے کام لینا چاہئے کہ قرآن مجید کی تعلیم صحیح طریقہ سے شائع ہو۔ قرآن کی تعلیم کی صحیح اشاعت کا معیار میں پیشتر عرض کر چکا ہوں یہ کہ اس تعلیم سے اس قسم کے نتائج نکلیں جو قرآن کی صحیح تعلیم کے بہترین زمانے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں نکل چکے ہیں۔ ان نتائج کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی صحیح تعلیم کے اثر سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انتہائی روحانی اور مادی ترقیاں ساتھ ساتھ کیں اور دین و دنیا کو ایک دوسرے کا مخالف نہ سمجھا۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے مفصل بحث میں یہ ثابت کیا ہے کہ حیاتِ دنیا کی مذمت کرنا بالکل غلط اور غیر ممکن ہے۔ اِعْلَمْ اَنَّ نَفْسَ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لَا يُمْكِنُ ذَمُّهَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس حیاتِ دنیا کی برائی کی گئی ہے، جس کو لہو لعب قرار دیا گیا ہے وہ اہل شرک و نفاق کی حیاتِ دنیا ہے۔ يُرِيْدُ حَيَاةَ اَهْلِ الشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ

© rasailojaraid.c
© rasailojaraid.c

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ دنیا آخرت تک کامیابی کے ساتھ پہنچنے کے لئے زادراہ ہے۔ اور جن کا ثواب ہمیں قیامت میں ملے گا وہ اعمال اسی دنیا میں رہ کر کئے جاسکتے ہیں۔ (طبقات ابن سعد، جلد ۲، قسم دوم، صفحہ ۶۰)

فی الحقیقت بعض احادیث میں اس دنیا کی برائی بیان کی گئی ہے جس کے حصول میں خدا تعالیٰ اور اس کے احکام کی مخالفت کی جائے اور ان کو فراموش کردیا جائے۔ ((اَلدُّنْیَا جِیْفَةٌ وَ طَالِبُهَا کِلَابٌ)) کا یہی مطلب ہے، دوسرا ہونا ناممکن ہے۔

((اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْکَافِرِ)) کا صحیح مطلب حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ ایک مرتبہ تشریف لے جارہے تھے، سینکڑوں طالبانِ علم و معرفت ان کے ہمراہ تھے۔ ان کی اس شان کو دیکھ کر ایک یہودی نے کہا کہ مسلمانوں میں تو یہ مشہور ہے کہ ((اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْکَافِرِ)) اور آپ تو اس شان و شکوہ کے ساتھ رہتے ہیں اور میری حالت اس قدر خراب ہے، پھر یہ حدیث کہاں سچ ہوئی! آپ نے فرمایا کہ تم اس کا مطلب نہیں سمجھے۔ اس کا مطب یہ ہے کہ مؤمنین کو جو نعمتیں آخرت میں ملنے والی ہیں اس کے مقابلہ میں دنیا کی نعمتیں ایسی ہیں جیسے قید خانہ میں قیدیوں کو کچھ مل جاتا ہے، اور کافروں کو جو تکالیف آئندہ پیش آنے والی ہیں ان کے مقابلے میں جو حالت بھی ان کے ساتھ اس دنیا میں ہو وہ گویا جنت ہے۔

چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دونوں قسم کی ترقیوں کے حالات کو بالکل فراموش کردیا گیا ہے، اس لئے میں بہترین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نہایت مختصر حالات اس طریقے سے پیش کرتا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ انہوں نے قرآن مجید کے ارشاد کے مطابق روحانی اور مادی دونوں ترقیاں ساتھ ساتھ کیں۔

اسلام اِن دونوں ترقیوں کا مؤید اور کفیل ہے۔ وہ دین و دنیا کو علیحدہ نہیں کرتا، بلکہ خدا کے احکام کے مطابق دنیاوی ترقی کو عین مذہب قرار دیتا ہے۔ یہ ہماری سخت غلطی ہے کہ ہم نے اسلام کی اس خصوصیت کو بالکل بھلا کر اپنی حالت بالکل خراب کرلی ہے۔ عام طور سے اب بہترین مذہبی آدمی وہ سمجھا جاتا ہے جو نماز اور روزے کے علاوہ صرف نوافل کثرت سے پڑھے اور اوراد و وظائف میں مشغول رہے، دنیاوی کاموں سے تعلق نہ رکھے گوشہ نشین ہو اور دنیا و مافیہا سے بے خبر رہے۔

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات پر غور کرنے سے ہماری یہ غلطی نمایاں طریقہ سے معلوم ہو گی اور ہمیں معلوم ہو گا کہ اسلام اور دنیاوی ترقی کس طرح ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روحانی ترقی کے حالات تو ہمارے پیش نظر ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ کس خشوع و خضوع سے وہ نماز اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ اکثر اوقات پوری پوری رات اللہ کے ذکر و تلاوت قرآن میں گزار دیتے تھے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کو پیش نظر رکھتے تھے، کس طریقے سے وہ روزہ اور حج اور زکوٰۃ کے پابند تھے اور ہر وقت اپنی جان و مال، عزیز و اقارب کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے اور ہر طرح کی تکالیف و مصائب راہِ حق میں برداشت کرتے تھے۔ ان کے بارے میں اس زمانے کے اقوام کا خیال تھا۔

بِاللَّیْلِ رُهْبَانٌ وَّبِالنَّهَارِ فُرْسَانٌ (ابن اثیر)

© rasailojaraid.

"رات کے وقت راہب ہوتے ہیں اور دن کے وقت سپاہی بن جاتے ہیں"۔

لیکن ہمارے پیش نظر وہ حالات نہیں ہیں جو اِس روحانی ترقی کے ساتھ وہ دنیا سے متعلق کرتے تھے۔ اور اس لئے اسلام کے پورے چہرہ پر نقاب پڑ گیا اور اسلام کا اصلی اور پورا چہرہ نظر نہیں آتا اور اس کے پوشیدہ ہونے کی وجہ سے ہماری حالت خراب ہو گئی ہے۔ اور ہم نے دین و دنیا کو علیحدہ کر کے گویا ایک نیا طریقہ قائم کر لیا ہے جو تعلیم قرآن کے بالکل مخالف ہے اور ہماری تمام پستیوں اور ذلتوں کا اصل ذمہ دار ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی تمام قوت اور جان و مال اللہ کے احکام کے مطابق کام کرنے میں صرف کر دی تھی۔ اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ ہم اپنی جان و مال اور تمام قوتیں اللہ کے سپرد کر چکے، جو اُس کا حکم ہو گا اسی کے مطابق عمل کریں گے۔

﴿ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ﴾

(التوبۃ : ۱۱۱)

"اللہ نے مسلمانوں سے اُن کے مال اور اُن کی جانیں خرید لی ہیں، اس کے عوض ان کے لئے جنت ہے"۔

﴿ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ ﴾

(الانعام : ۱۶۲)

© rasailojaraid.

"کہو کہ میری نماز اور میری تمام عبادات اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ (ہی) کے لئے ہے"۔

چونکہ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مسلمان روحانی ترقی کے ساتھ دنیاوی ترقی بھی کریں :

﴿ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ﴾

(الجمعة : ۱۰)

"پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل (یعنی معاش) کی تلاش میں لگ جاؤ"۔

﴿ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ﴾

(بنی اسرائیل : ٦٦)

"تمہارا پروردگار وہ ہے جو جہازوں کو سمندر میں چلاتا ہے' تاکہ تم اس کا فضل (یعنی معاش) طلب کرو"۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ دعا مانگنے کی ہدایت فرمائی ہے :

﴿ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً ... ﴾ (البقرة : ۲۰۱)

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تمام تر توجہ احکام قرآن مجید پر عمل کرنے میں مصروف رہی' اسلئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دنیاوی ترقی بھی قرآن ہی کے احکام سے ماخوذ ہے اور اسلئے وہ مذہب سے علیحدہ نہیں' بلکہ مذہب کا ایک حصّہ ہے۔ اس لئے صحابہ کرامؓ کے دنیاوی ترقی کے حالات کو بھی ان کی مذہبی ترقی کے ایک حصّے سے تعبیر کیا جائے گا۔

روحانی ترقی اور دنیاوی ترقی الگ الگ تعبیر کرنے میں ہم اس لئے مجبور ہو گئے ہیں کہ اس زمانہ میں یہ دونوں ترقیاں علیحد علیحدہ متضاد تصور کرلی گئی ہیں۔ ورنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق یہ کہنا کہ ان کی دنیاوی ترقی یہ ہے اور روحانی ترقی یہ ہے' بالکل غلط ہے۔ انہوں نے صرف ایک جامع ترقی کی ہے جو روحانی اور دنیاوی دونوں ترقیوں پر مشتمل ہے (جسے ہم روحانی بھی کہہ سکتے ہیں اور دنیاوی بھی)

© rasailojaraid.c
© rasailojaraid.c

صحابہ کرامؓ کی دنیاوی ترقی کا حال

اب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ترقی کے اس حصّے کو پیش کرتا ہوں جس کو ہم نے فراموش کر دیا ہے۔ یعنی ان کی دنیاوی ترقی کے چند واقعات پیش کرتا ہوں۔ انتہائی دنیاوی ترقی کا خلاصہ یہ ہے:

① حکومت ② دولت ③ غلبہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکومت اور دولت میں بھی کافی حصّہ ملا اور ان کو غلبہ بھی پورا پورا حاصل ہوا۔ اور جن اخلاق واعمال سے یہ ترقیاں حاصل ہوتی ہیں اور قائم رہتی ہیں وہ بھی ان میں بدرجہ اتم موجود تھے۔ حسب ذیل واقعات سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دنیاوی ترقی کا حال معلوم ہوگا۔

© rasailojaraid

① حکومت

﴿ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ ﴾

(النور : ۵۵)

"تم لوگوں میں سے جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہیں ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کی خلافت ضرور دے گا جیسے ان لوگوں کو خلافت عطا کی تھی جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ اور جس دین کو اُن کے لئے پسند کیا ہے اس کو اُن کے لئے مضبوط کر کے رہے گا اور خوف و خطر جو اُن کو لاحق ہے' اس کے بعد ان کو اس کے بدلہ میں امن دے گا۔"

﴿ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ○ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ○ ﴾ (الانبیاء : ۱۰۵' ۱۰۶)

"اور ہم زبور میں پند و نصیحت کے بعد لکھ چکے ہیں کہ ہمارے نیک بندے زمین کے وارث ہوں گے۔ عابدین کو اس میں (ایک بشارت کا) پہنچا دینا ہے۔"

© rasailojaraid